171848 ـ کھانا کھاتے وقت بیٹھنے کا طریقہ

سوال

سنت نبویہ میں کھانا کھاتے وقت بیٹھنے کی کیا کیفیت اور طریقہ ہے ؟
میں نےاس کے متعلق تین طریقے سنے ہیں، لیکن اس میں سے کسی کی بھی دلیل نہیں برائے مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں کیا کونسا طریقہ سنت کے مطابق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں سہارا لگا کر نہیں کھاتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4979).

سہارا لگا کر کھانے معنی یہ ہے کہ: الاتکاء ہر اس بیٹھنے کے طریقہ کو کہا جائیگا جس میں کھانا کھانے والا شخص مطمئن اور متمکن ہو کر کھائے، کیونکہ یہ چیز زیادہ کھانے کا باعث ہے جو کہ شرعا قابل مذمت ہے.

اسی لیے امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کا معنی یہ ہے کہ: میں اس طرح نہیں کھاتا جس طرح زیادہ کھانا کھانے والا صحیح اور متمکن ہو کر بیٹھتا ہے بلکہ میں غیر مطئمن ہو کر بیٹھتا ہوں تا کہ جلدی اٹھا جا سکے، اور تھوڑا کھاتا ہوں " انتہی

ماخوذ از: شرح مسلم للنووی.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" الاتکاء یعنی سہارا لگا کر کی کیفیت میں اختلاف ہے کہ یہ کس طرح کا طریقہ ہے:

ایک قول یہ ہے کہ: آدمی کھانے کے لیے مطئمن ہو کر بیٹھے چاہے وہ کسی بھی شکل میں بیٹھا ہو.

اور ایک قول یہ ہے کہ: ایک جانب مائل ہو کر بیٹھے.

اور ایک قول یہ ہے کہ: بایاں ہاتھ زمین پر رکھ کر اس پر ٹیک لگا کر بیٹھے.

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عام لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ متکئ وہ شخص ہے جو ایک طرف مائل ہو کر کھائے، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد تو یہ ہے کہ وہ اپنے نیچے والی چیز پر اعتماد اور سہار لے کر بیٹھے.

اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ: میں کھانا کھاتے وقت زیادہ کھانے والے کے طرح اپنے نیچے والی چیز پر سہارا لگا کر نہیں بیٹھتا، کیونکہ میں تو تھوڑا سا کھاتا ہوں اس لیے غیر مطمئن ہو کر بیٹھتا ہوں تا کہ جلدی اٹھا جا سکے " انتہی

ماخوذ از: فتح الباری (9 / 541) مزید آپ امام خطابی کی کتاب معالم السنن (4 / 242) اور ابن قیم رحمہ اللہ کی زاد المعاد (4 / 202) بھی دیکھیں.

ملا علی القاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں:

الشفاء میں محققین سے منقول ہے کہ انہوں نے اس کی شرح اس طرح کی ہے کہ کھانے کے لیے مطئمن ہو کر بیٹھنا اور چھار زانو ہو کر اپنے نیچے بچھی ہوئی چیز پر ٹیک اعتماد کرتے ہوئے بیٹھنا، کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ زیادہ کھایا جائے اور یہ چیز تکبر کی متقاضی ہے " انتہی

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابی داود (10 / 244).

دوم:

رہی کھانے کے لیے بیٹھنے کی کیفیت تو اس سلسلہ میں امام مسلم رحمہ اللہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں پاؤں کی ایڑیوں پر بیٹھ کر کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3807).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

الاقعاء یہ ہے کہ آدمی دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھے تو یہ اقعاء کہلاتا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےاس کیفیت میں بیٹھ کر کھایا تا کہ انہیں بیٹھنے میں استقرار نہ ہو اور وہ زیادہ نہ کھائیں.

کیونکہ جب انسان دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے بیٹھے تو وہ اطمنان سے نہیں بیٹھےگا اور زیادہ نہیں کھائےگا، اور جب کوئی غیر مطئمن بیٹھےگا تو وہ زیادہ نہیں کھائےگا، غالب یہی ہے، لیکن جب وہ مطئمن ہو کر بیٹھےگا تو غالبا زیادہ کھائےگا .... " انتہی

ماخوذ از: شرح ریاض الصالحین.

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کھانے والے کے لیے بیٹھنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ وہ دو زانو ہو کر اپنے پاؤں پر بیٹھے یا پھر دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھے... " انتہی

ماخوذ از: فتح الباری.

ذیل میں ہم کھانے کے لیے بیٹھنے کے تین طریقے بیان کرتے ہیں:

پہلا:

اقعاء یعنی دونوں پاؤں کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنا.

دوسرا:

دو زانو ہو کر دونوں پاؤں پر بیٹھنا.

تیسرا:

دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھنا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" .... لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ اس طرح نہ بیٹھے جس طرح کوئی انسان مطمئن ہو کر بااعتماد بیٹھتا ہے، تا کہ زیادہ کھانے کا سبب نہ بن سکے، کیونکہ زیادہ نہیں کھانا چاہیے " انتہی

ماخوذ از: شرح ریاض الصالحین.

واللہ اعلم .